OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

اُردو نعت میں معجزاتِ رسول کا تصور
Concept of Prophet's Miracles in Urdu Na'at

Dr. Shazia Andleeb
Assistant Professor (Urdu) Khawaja Fareed University of Engeneering & Information Technology, Rahim Yar Khan
Dr. Tayyaba Nighat
Assistant Professor Urdu (visiting) Govt College women University Faisalabad
Dr. Uzma Bashir
Assistant Professor Urdu (visiting) Govt College women University Faisalabad

Abstract
The proclamation of Allah's words has been the basic obligation of the man since his presence on earth and from series of Prophets to our last prophet Hazrat Mohammad (PBUH) till it was completed. The messengers were bestowed with a number of miracles which verified their messages. The last Prophet Muhammad (PBUH) has been blessed with the most extra-ordinary miracles such as cleavage of moon, Ma'iraj and others. These miracles have been well versified in in-numberable couplets in Urdu Na'at with overwhelmingly innovative style of poetry and aesthetics. These prophetic miracles found a unique treatment in Urdu poetry. Although these miracles are religious in their essence but they have been depicted in Urdu poetry with such an artistic art which makes it some thing special. The readers of these Naats, and couplets find themselves in spell bounding situation which spread peerless serenity on their heart and soul. This article is a key attempt to explore the concept of miracles in Urdu Na'at and its charismatic influence.

Key Words: Na't, Miracles, Prophet, Innovative Thinking, Affirmation of Prophethood, Beyond Reason

CC BY

تمہید

اس کائنات میں عجائباتِ کا ایک پورا جہان آباد ہے جو بنی نوع انسان نے ابھی تک مسخر ہی نہیں کیا۔لحہ بہ لحہ اور رم بہ رم وسعتوں میں جاتی بے کراں کائنات جو کھرب ہا کھرب کہکشائوں کو نگلتی جاتی ہے ،اپنے اندر عجائبات کا گنجینۂ بے بہار کھتی ہے۔داخلی اور خارجی سطوح پر تغیر سے ہمکنار ہوتی ہوئی اس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار معجزات سے بھر دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ انسان ہر گھڑی کائنات کی تحقیق کرتے ہوئے جب نئے انکشافات سے دوچار ہوتا ہے تو ورطۂ حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔انسان کی ہدایت کے لیے اس حیرت آثار کائنات کے خالق نے بہت سے رسولوں کو زمین پر بھیجا۔ان رسولوں پر کلام اللہ کا نزول ہوا۔اور اسی طرح بعض رسولوں کے دستِ حق پرست پر خالق کائنات نے انسانی عقل سے ماورا امورِ واقعہ کو رونما کیا جنھیں معجزہ کہا گیا۔معجزے کی کوئی مادی توجیہہ ممکن نہیں ہے بلکہ اس کی توجیہہ ایمان ،یقین اور وجدانِ کامل سے ممکن ہوتی ہے۔لفظ ''معجزہ'' کی افہام و تفہیم کے حوالے سے آغا اشرف ''معراج اور سائنس'' میں یوں تصریح کی ہے: معجزہ''عربی زبان سے متعلق ہے جس کا مادۂ اشتقاق ''عَجِزَ،یعجِزُ ،عَجزاً '' ہے جس کے معنی کسی چیز پر قادر نہ ہونا کے ہیں یا''کسی کام کی طاقت نہ رکھنا کے یا کسی امر سے عاجز آجانا کے ہیں۔محاورۂ عرب میں کہتے ہیں ''عجز فُلان عن العملِ''یعنی فلاں آدمی وہ کام کرنے سے عاجز آگیا۔المنجد میں ''ای کبر و صالا یستطیعہ فھو عاجز'' درج ہے جس کے معنی ''اس کام کا بجالانا مشکل بھی ہے اور وہ اس کام کو کرنے کی استعداد بھی نہیں رکھتا۔۔اسے روبہ عمل لانے کی بنیادی صلاحیت اس میں موجود نہیں۔اس لیے وہ یہ کام کرنے سے عاجز ہے۔[1]''اسی طرح ''المفردات ''میں امام راغب اصفہانی نے معجزے کی تفہیم کے سلسلے میں جو علمی رائے قائم کی ہے ،وہ انتہائی وقیع ہے:

> ''والعجزُ اصلہ التأخر عن الشیٔ ،وحصولہ عند عجز الأمر ای موخرہ۔وصار فی التعارف اسما للقصور عن فعل الشیٔ وھو صد القدرۃ'، عجز کے اصلی معنی کسی چیز سے پیچھے رہ جانے یا اس کے ایسے وقت میں حاصل ہونے کے ہیں جبکہ اس کا وقت نکل چکا ہو۔عام طور پر یہ لفظ کسی کام کے کرنے سے قاصر رہ جانے پر بولا جاتا ہے اور یہ القدرۃ کی ضد ہے۔[2]''

عجز کے معنی انکساری،ہار تھک جانے اور ہتھیار ڈال دینے کے ہیں۔بادی النظر میں معجزہ سے مراد کوئی ایسا امر واقعہ ہے جس کے افہام و تفہیم میں انسان کے حواس ظاہری و باطنی طور پر عاجز آجائیں اور اسے عقلی دلیل سے نہ سمجھا جاسکے۔یعنی معجزہ اس خارقُ العادت شئے کو کہا جاتا ہے جس کی مثال لانے سے بشر عاجز آجائے۔

معجزاتِ رسول کی مثالیں

قاضی عیاض مالکی ''الشفاء''میں لکھتے ہیں کہ انبیائے کرام اپنے ساتھ جس چیز کو لے کر آتے ہیں اسے معجزہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مخلوق اس کی مثال لانے سے عاجز ہوتی ہے۔گویا رسول نے اللہ کے حکم سے جو کچھ فرمایا ہوتا ہے، معجزہ اس کی حقانیت و صداقت کی مہر ہوتا ہے اور یہ دلیلِ ناطق ہوتا ہے۔انسانی عقل جب معجزہ کی تفہیم نہیں کر سکتی تو غبارِ تشکیک میں اپنے آپ کو آلودہ کر لیتی ہے اور سائنس بھی اس کی توجیہہ سے عاجز آجاتی ہے۔یہ محیر العقول امر واقعہ ہوتا ہے جو مادی اسباب و علل کے تابع نہیں ہوتا اور نبی کی اثباتِ نبوت کی ذیل میں آتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰنے اپنے رسولوں اور نبیوں کو بہت سے معجزات عطا کیے ۔موسیٰؑ کا یدِ بیضا اور عصائے کلیمی کا معجزہ،صالحؑ کی اونٹنی کا معجزہ اور عیسیٰؑ کے مردہ کو زندہ کرنے اور مبروص کو شفا دینے کے معجزات، سبھی خداوندِ دوعالم کے عطا کردہ ہیں۔سب سے بڑے معجزات وجہِ تخلیق کائنات سرکار دوعالم حضرت محمدِ مصطفیؐ کو عطا کیے گئے۔شق القمر عالمِ رنگ و بو میں سب سے بڑا معجزہ ہے جس کی تائید سائنس نے کی ہے۔رسولِ خدا کے بہت سے معجزات

سیرت کی کتب میں موجود ہیں۔ ایک بار ایک کافر نے اپنی بند مٹھی حضور پاک کے آگے کر کے کہا کہ اگر آپ بتا دیں کہ اس بند مٹھی میں کیا ہے تو میں آپ پر ایمان لے آئوں گا۔ اس پر رسولِ خدا نے فرمایا کہ اگر جو چیز تمھاری مٹھی میں وہ خود بتا دے تو ؟ اس نے کہا یہ تو اور بھی اچھا ہے۔ چناں چہ اس کی مٹھی میں جو کنکریاں تھیں وہ خود بول اٹھیں اور کلمہ شہادت پڑھا اور رسالتِ مآب کی گواہی دی۔ یہ رسولِ خدا کا معجزہ تھا جو ایک کافر کی فرمائش پر ظاہر ہوا۔ رسولِ خدا کے معجزات کی تعداد بہت زیادہ ہے اور علمائے کرام میں سے ابن قیم نے "اِغاثۃ اللہفان" میں ان کی تعداد لگ بھگ ایک ہزار بتائی ہے۔ ان میں سے بیشتر کا اظہار ہوا چکا ہے اور سب سے بڑا زندہ و جاوید معجزہ قرآن کریم ہے۔ رسولِ خدا کے ان معجزات کو عربی و فارسی نظم و نثر میں بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اردو اور دنیا کی دیگر تمام زبانوں میں معجزاتِ رسولؐ کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں اردو نعت میں معجزاتِ رسولؐ کی ایک طویل روایت ہے جو متقدمین سے لے کر جدید اردو نعت گو شعرا کے ہاں ملتی ہے۔ ذیل میں ان کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

قدیم اردو نعتیہ نمونوں میں معجزاتِ رسولؐ

اُردو نعت میں حضور پاکؐ کے معجزات کے بیان کی ایک قوی روایت موجود ہے۔ یہ روایت قدیم اردو نعتیہ نمونوں میں پوری طرح سے دیکھی جا سکتی ہے۔ اس روایت کا آغاز جنوبی ہند میں ہوا۔ بہمنی خاندان کے ساتویں حکمران امیر برید ثانی کے عہد حکومت کے ایک شاعر پیار محمد بن عیسیٰ خاں قریشی کی مثنویوں میں جہاں نعتیہ اشعار ہیں، وہاں اُن نعتیہ اشعار میں معجزاتِ رسول کا چیدہ چیدہ بیان بھی ملتا ہے۔ عیسیٰ خاں قریشی کی مثنوی ''بھوگ بل'' میں جو نعتیہ اشعار ہیں، ان میں کئی ایک جگہوں پر معجزاتِ رسولؐ کا تذکار موجود ہے، یہ اشعار دیکھیے:

کیا بات موسیٰ نے چڑ کوہ طور
محمد چڑیا سات آکاس دور[3]

قریشی نے اس شعر میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کے معجزات اور ان کے کمالات کا موازنہ کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لیے کوہ طور پر گئے جبکہ محمد عربیؐ نے بلندی پر مشاہدۂ حق سرہُ کیا۔ یعنی شاعر کا اشارہ معراجِ رسولؐ کی طرف اشارہ ہے جو کہ حضور پاکؐ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اسی طرح جنوبی ہند کا مشہور شاعر شاہ برہان الدین جانم جو قدیم اردو نعتیہ روایت کا امین ہے، اس کے ہاں شق القمر اور بادلوں کے حضور پاکؐ پر سایہ کرنے جیسے معجزہ کو یوں نعتیہ اشعار میں پرویا گیا ہے:

ابر سایہ سدا کرے
نا اس چھاؤں بھیں پڑے
دست مبارک اپنا کاڑ
چاند دیکھایا کر دو پھاڑ[4]

امیر مینائی کی نعت میں بھی معجزاتِ رسولؐ کا متواتر بیان ہے۔ امیر مینائی نے رسول اللہؐ کے معجزۂ معراج کو یوں اپنے ایک شعر میں بیان کیا ہے:

معراج میں حوروں نے جو دیکھا تو یہ بولیں
کس نوک پلک کا یہ جوانِ مدنی ہے[5]

یہ ایک بین حقیقت ہے کہ حضور پاکؐ کی باتیں کسی معجزے سے نہیں تھیں۔ آپ زبانِ ناطق ہیں اور آپؐ کا کلام، کلامِ خدا ہے ۔یہی وجہ ہے کہ امیر نے آپؐ کی باتوں کو معجزات سے تعبیر کیا ہے:

سنبل فدا ہے زلف پہ رخ پر نثار پھول
اللہ کیا دہن ہے کہ باتیں ہیں معجزہ[6]

حضور پاکؐ کا سب سے بڑا زندہ و جاوید معجزہ قرآن پاک ہے جو آج تک بغیر کسی تبدیلی اور تحریف کے اسی حالت میں موجود ہے جیسے نازل ہوا تھا۔ باقی تمام آسمانی کتب میں تحریفات ہو کر ردوبدل ہو چکی ہے لیکن قران مجید آج تک کسی بھی قسم کا کوئی بھی ردوبدل نہیں ہوا کیونکہ قرآن میں کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لیا ہے۔ قرآن ایسی بلندی کا نام ہے جو عرش کو بھی حاصل نہیں اور اس میں ہر ایک چیز کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے۔ امیر مینائی کا یہ شعر اسی قرآنی معجزے کو بیان کرتا ہے:

قرآن کی تھی رحل دوزانوئے محمد ﷺ
حاصل یہ کبھی عرش کو ہوتی نہ بلندی[7]

مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی ۱۸۵۷ء کے زمانے کے بڑے پائے کے شاعر گزرے ہیں۔ انھوں نے اردو نعت میں موجوع اور فن کی سطح پر قابلِ قدر اضافہ کیا ہے۔ ان کی نعات میں معجزاتِ رسولؐ کا انوکھا اندازِ بیان موجود ہے۔ سورہ الکوثر میں حضور پاکؐ کے دشمنوں کو "ابتر" کہا گیا ہے اور پیشین گوئی کی گئی ہے کہ جو کفار اپنی اولادِ ذکور کے زعم میں آپؐ کو "ابتر" پکارتے تھے، در اصل وہی ابتر ہوں گے۔ ان کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن حضورؐ اور حضور کی آلؑ کا نام ہمیشہ زندہ رہ جائے گا۔ یہ بھی رسول اللہؐ کا معزجہ ہے کہ نرینہ اولاد کے بغیر آپ کی آلؑ کا نام روشن ہے۔ کافیؔ نے اسی معجزے کی طرف اشارہ اس شعر میں کیا ہے:

نامِ شاہانِ جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام ونشانِ پنجتن رہ جائے گا[8]

جدید اردو نعت میں معجزاتِ رسولؐ کا تذکار

جدید اردو نعتیہ روایت بیسویں صدی کے وسط سے شروع ہوتی ہے۔ جدید اردو نعت نے فکری اور فنی سطح پر بہت زیادہ وسعت اختیار کی ہے اور نعت کی سرحدیں جدید اردو شاعری کے ساتھ ہم آہنگ کر دی ہیں۔ ہیٔت کی سطح پر بھی کافی تجربات کیے گئے اور اسی طرح بحور و زحافات میں بھی اجتہاد سے کام لیا گیا ہے۔ جدید اردو نعت نے موضوعاتی سطح پر اس قدر وسعت اختیار کی کہ نعت سیرت اور صورتِ رسولؐ کی سرحدوں سے نکل کر ہمہ گیر آفاقی موضوعات کو بھی اپنے دامن میں سمیٹنے میں کامیاب ہوئی۔ بیدم وارثی جدید اردو نعت کے آفاق کا ایک درخشاں ستارہ ہے جس نے اپنی تازگی اور روشنی سے نعتیہ منظرنامے پر قابلِ تعریف انداز میں روشنی بانٹی ہے۔ ان کی نعت میں شگفتگی و تازگی اور روانی و سلاست ہے۔ وہ معجزاتِ رسولؐ کے بیان میں بھی پیچھے نہیں رہے۔ ان کے نعتیہ اشعار حضور پاکؐ کے ازلی معجزات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ان کے ایک شعر میں حضورؐ کو ستارۂ اعظم قرار دیا گیا ہے۔ یہ اس معجزے کی طرف اشارہ ہے جس کی رو سے حضور پاکؐ نے اپنی ایک حدیث میں فرمایا کہ وہ کائنات میں سب سے پہلے خلق کیے گئے اور جب کائنات میں نور نہیں تھا تو حضورؐ کا نور ستارے کی شکل میں موجود تھا:

سلام اے ساقیٔ کوثر و ساقیٔ تسنیم
سلام اے عرشِ اعظم کے ستارے[9]

اسی طرح کا شعر بہتر تھوڑے سے مختلف انداز میں قمر حجازی نے بھی کہا ہے جو حضورِ پاکؐ کی روزِ ازل سے کائنات ومافیہا میں سارے نور کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ زمین و آسمان میں حضور ہی کی روزِ ازل کی روشنی سے مستعار روشنی چمک رہی ہے:

کیا زمین و آسماں اور کیا جہانِ رنگ و بو
خیمہ زن ہے ہر سُو لَولاک لم کی روشنی[10]

یہاں پر مولانا ظفر علی خاں کی نعت کا ایک شعر بہت ہی عجب انداز کا حامل اور قابلِ داد ہے۔ شاعر نے بڑے انوکھے انداز میں دو معجزوں یعنی آسمان سے براق کے لائے جانے اور حضور پاکؐ کے سدرۃ المنتہا پر جانے کو بیان کیا ہے۔ شعر ملاحظہ ہو:

لائے براق جبرئیلؑ کس لیے اُس کے واسطے
ہوتی تھی جس کی رات دن گنبدِ عرش پر نماز[11]

حضور پاکؐ دافع البلیات تھے یعنی آپ بیماروں کو شفایاب کرتے تھے اور زخمیوں کے زخموں کو چشمِ زدن میں ٹھیک فرمادیتے تھے۔ مصیبتوں اور بلائوں کے ٹالنے والے تھے۔ غزوۂ خیبر میں جب پرچم حضرت علیؑ کو دیا جانا تھا تو آپؐ نے علیؑ کو بلوایا تو ان کی آنکھوں میں آشوب تھا اور وہ بالکل بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ایک صحابی آپؑ کا ہاتھ پکڑ کر حضورؐ کی خدمت میں لائے۔ آنکھوں پر پٹی بندھی تھی۔ حضورؐ نے پٹی ہٹائی اور اپنا لعابِ دہن مبارک علیؑ کی آنکھوں پر لگایا۔ جب علی نے آنکھیں کھولیں تو ایسے صاف دکھائی دیتا تھا گویا کبھی درد ہوا ہی نہ ہو۔ بیدم وارثی نے اس حوالے سے حضور کا معجزہ یوں بیان کیا ہے:

حرزِ یمانی اسمِ اعظم، دافعِ رنج و مصیبت بیدمؔ
نام مبارک قلعۂ محکم صلی اللہ علیک وسلم[12]

حالیؔ نے بھی حضور کے اسی معجزے کی طرف اپنی مسدس میں اشارہ کیا ہےغزوہ خیبر میں حضرت سلمہؓ بن اکوع کی ٹانگ میں جب تلوار کا زخم لگا تو حضور نے ٹانگ پر تین مرتبہ دم کیا جس سے سلمہ بن اکوع ابھی اٹھنے نہ پائے تھے کہ زخم غائب ہو گیا اور محض نشان باقی رہ گیا۔ اسی طرح محمد بن حاطب جب بچے تھے تو آگ میں کود کر گر پڑے اور ان کی ماں حضور پاکؐ کے پاس انھیں اٹھا لائی۔ محمد بن حاطب کو حضور پاکؐ نے فوراََ شفایاب کیا:

فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

یہ حضور پاکؐ کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کائنات میں آنے سے قبل ہی سارا علم عطا کر دیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ آپ دنیاوی مکتب میں پڑھے نہ آپؐ کا کوئی بنی نوع بشر میں سے استاد تھا۔ حضور پاکؐ براہِ راست مدرسۂ رحمان سے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہادی اور علیم بنا کر مبعوث کیے گئے تھے، اس لیے انھیں کسی استاد کی حاجت نہ تھی۔ ان کا علم بعد از خدا بزرگ تر ہے اور بنی نوعِ بشر میں کوئی ان کا استاد ہونے کی اہلیت نہیں رکھتا، سبھی ان کے شاگرد ہیں۔ اسی شانِ مصطفویؐ کو ''امی'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے جو حضور کا معجزہ ہے اور ماورائے تفہیمِ عقل ہے۔

اے چشمۂ رحمت بابی انت وامی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے[13]

حضور پاکؐ کے معجزات میں سے علمائے ادب نے ایسے معجزات بھی گنوائے ہیں جو عامۃ الناس کی نظروں سے اوجھل رہے ہیں۔ قمر حجازی جدید اردو نعت گو شعرا میں سے ایک اہم نام ہے۔ انھوں نے نعت کے میدان میں فکری اجتہاد سے کام لے کر نئے موضوعات کو تراشا ہے۔ انھوں نے اپنے اشعار میں رسول اللہ کے مختلف آسمانی معجزات اور معجزۂ ذات کو بیان کیا ہے۔ بشری کمالات سے اکمل کمال جس طرح سے حضورؐ کی ذات سے مترشح ہوا ہے، وہ بھی پیغمبر کی ذات کا معجزہ ہے۔ مثال کے طور پر فتح مکہ کے موقع پر سخت ترین جانی دشمنوں کو معافیٔ عام سے نوازنا اور پھر انسان کو قطرے سے سمندر کرنا بھی حضور ہی کا معجزہ ہے:

سن کے لا تثریب کے الفاظ دہنِ پاک سے
دشمنِ جاں آپ ؐکا، حیران و ششدر ہو گیا
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا نبی ؐکا معجزہ
حضرتِ انساں قطرے سے سمندر ہو گیا

اسی معجزۂ ذاتِ رسولؐ کے مضمون کو حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے ایک شعر میں یوں پرو دیا ہے: عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ

ذرۂ ریگ کو دیا تُو نے طلوعِ آفتاب [14]
اے صاحبِ لوح و قلمؐ
ہم پر بھی ہو نظرِ کرم [15]
آ گیا جبریل لا تحزن کا تحفہ لے کر
جس گھڑی کھوجی تیرے نقشِ پا تک پہنچے [16]

حفیظ تائب عہدِ حاضر کے بہترین نعت گو شاعر ہیں۔ ان کا انفرادی لب و لہجہ اور اردو نعت کی کلاسیکی روایت سے گہری وابستگی انھیں جدیدیت سے جہاں ہمکنار کرتی ہے وہاں ان کے کلام میں روایت کا گہرا رچاؤ بھی تشکیل دیتی ہے۔ حفیظ تائب کی نعت بالکل منفرد انداز کی حامل ہے، ان کے ہاں الفاظ کی نشست و برخاست اور ان کا نفسیاتی استعمال انھیں دوسرے نعت گو شعرا سے مختلف بناتا ہے۔ حفیظ تائبؔ کی نعت میں معجزاتِ رسول ؐکو منفرد انداز میں بیان کیا گیا ہے:

صاحبِ خلقِ عظیم و صاحبِ لطفِ عمیم
صاحبِ حق، صاحبِ شق القمر، خیر البشرؐ [17]

مندرجہ بالا شعر میں حضور پاکؐ کے شق القمر کے معجزے کو بیان کیا گیا ہے۔ تمام کتبِ احادیث میں مروی ہے کہ مشرکین مکہ جب آپ ﷺ سے کہا کہ وہ نبوت کی دلیل دیں تو حضورؐ نے اپنی انگشتِ شہادت کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کیا۔ ایک ٹکڑا جبلِ ابو قبیس کے اوپر اور دوسرا اس کے نیچے نظر آیا۔ کفار کو یہ منظر دکھا کر آپؐ نے دوبارہ اشارہ کیا تو چاند دونوں ٹکڑے جُڑ گئے۔ حفیظ تائب نے کمالاتِ محمدؐ کے بیان کے ضمن میں شق القمر کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح حضور پاکؐ کا ایک اور معجزہ خوش نژاد ہونا ہے یعنی حضور ؐکا نورِ مبارک پاک در پاک پشتوں سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبد المطلب و عبد اللہؓ کی طرف منتقل ہوا:

خوش خصال خوش خیال و خوش خبر خیر البشرؐ
خوش نژاد و خوش نہاد خوش نظر خیر البشرؐ [18]

حضورؐ کے شجرۂ نسب میں تمام اجداد کے نام محفوظ ہیں اور ان کی سیرت علیٰ منہاجِ نبوت ہے۔ یہ بھی پیغمبر کا ایک معجزہ ہی ہے کہ ان کی ذات سے لے کر حضرت آدم تک نہ صرف سلسلہ انساب محفوظ و مامون ہے بلکہ پاک و مطہر ہے۔ اسی حضور پاکؐ کے دیگر معجزات میں بے زبان جانوروں کا حضور کے سامنے حاضر ہو کر کلام کرنا اور پتھروں کا بول پڑنا بھی شامل ہے۔ روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رینگنے والا ایک جانور پکڑا ہوا تھا، ابو جہل پاس تھا اور اس نے کہا کہ اگر یہ جانور آپؐ کی نبوت کی گواہی دے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضورؐ کے حکم پر جانور کو چھوڑا گیا تو بجائے بھاگنے کے وہ سیدھا کھڑا ہوا اور کلمۂ شہادت پڑھ کر آپؐ کی نبوت کی حقانیت کی گواہی دی۔ اسی طرح حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب وہ آپؐ کے ہمراہ مکہ سے باہر تشریف لے گئے تو راستے میں آنے والا ہر درخت اور پہاڑ آپؐ کو سلام کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ دورانِ سفر میں ایک

اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپؐ نے اُس کو دعوت اسلام دی تو اعرابی نے آپؐ کی نبوت پر گواہ طلب کیا۔ میدان میں محض ایک درخت تھا۔ آپؐ نے درخت کو پاس آنے کا حکم دیا۔ بارگاہِ اقدس میں وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا حاضر ہو گیا اور بلند آواز میں اُس نے تین دفعہ میں آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دی۔ حضورؐ نے اشارہ فرمایا تو دوبارہ اپنی جگہ پر جا کر جامد ہو گیا۔ اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ اسی معجزہ کو امام بوصیریؒ نے اپنے قصیدے بردہ میں یوں بیان کیا ہے:

جَاءَتْ لِدَعْوَتِہِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً

تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ[19]

ترجمہ ": آپؐ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے اور بغیر قدم کے اپنی پنڈلی سے چلتے ہوئے آپؐ کے پاس حاضر ہوئے۔" اسی معجزے کے مضمون کو ایک اردو نعت گو شاعر فریدی صدیقی مصباحی نے یوں باندھا ہے:

بے زباں کو بھی، زباں مل جاتی ہے ان کے طفیل

پتھروں کی گفتگو اور نطق آہو معجزہ

اکیسویں صدی کی نعتیہ شاعری میں معجزاتِ رسول

اکیسویں صدی میں بہت سارے نام ایسے ہیں جو نعت کے میدان میں اپنے فن کا لوہا منوا چکے ہیں۔ ان میں ریاض مجید، ذکی قریشی اور فریدی صدیقی کے نام سر فہرست ہیں جو ان نعت گو شعراء میں شامل ہیں جن کے ہاں معجزاتِ رسول کے موضوعات کو بالخصوص دیکھا جا سکتا ہے۔ اکیسویں صدی کے جدید اردو نعت گو شعراء میں سے "معجزہ" کی ردیف کے ساتھ جمال آثار نعتیہ غزل لکھنے والوں میں فریدی صدیقی کا نام سامنے کا ہے۔ ان کی ایک نعتیہ غزل جس کی ردیف "معجزہ" ہے، میں حضور پاکؐ کے متعدد معجزات کو بیان کیا گیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

ان کے پائے ناز، ان کے دست و بازو معجزہ

مصطفیٰؐ کی ذات کا ہر ایک پہلو معجزہ

رُخ کریں تبدیل تو قبلہ بدل دیتا ہے رب

خواہش دل معجزہ، اور رغبتِ رو معجزہ

بے زباں کو بھی، زباں مل جاتی ہے ان کے طفیل

پتھروں کی گفتگو اور نطق آہو معجزہ

اک اشارے سے کوئی پلٹا، کوئی ٹکڑے ہوا

مہر و ماہ پر ان کی قدرت اور قابو معجزہ

جس کے قطروں سے ہوئی سیر اب خود پانی کی روح

نکلا جو انگشت سے وہ آب، وہ جُو معجزہ

مندرجہ بالا نعت میں متعدد معجزاتِ رسولؐ کا بیان ہوا ہے۔ پتھروں، درختوں اور جانوروں کا حضور کے حکم پر بولنے کے معجزات، چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے اور سورج کے واپس پلٹا دینے کے معجزات بیان ہوئے ہیں۔ حضور کے آسمانی معجزات میں سے بہت ہی عظیم الشان معجزہ سورج کو واپس پلٹانا بھی ہے۔ اس واقعے کو حضرت بی بی اسماء بنت عمیس کی طرف سے بیان ملتا ہے۔ خیبر کے قریب منزل صہبا میں آپ ﷺ نماز عصر پڑھنے کے بعد حضرت علیؓ کی گود میں سر رکھا کر سو گئے اِس دوران آپ پر وحی نازل ہونے لگ گئی حضرت علی کرم اللہ وجہ آپ کو اپنے ہاتھوں میں لیے بیٹھے رہے یہاں تک کہ غروب آفتاب کا وقت

ہو گیا۔۔ جب آپؐ کو معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ کی نماز عصر قضا ہو گئی ہے تو آپؐ نے سورج کو واپس پلٹا دیا۔ ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ اسی معجزہ کو مندرجہ بالا شعر میں ”اک اشارے سے کوئی پلٹا“ کے مصرعے میں بیان کیا گیا ہے۔

ماحصلِ بحث

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اللہ جلہ شانہُ نے انبیائے کرام اور تمام رسولوں کو حق کی تائید اور باطل کی تردید کے لیے مختلف معجزات سے نوازا۔ یہ معجزات اُس وحی و پیغامِ خدا کی تائید کرنے والے تھے جو امتوں کی طرف بھیجا جاتا تھا۔ معجزہ اُس خارق العادت امرِ واقعہ کو کہا جاتا ہے جو عقلِ انسانی کی تفہیم میں نہ آسکے اور انسان کے مادی دلائل و براہین سے ماورا ہو۔ حضور پاکؐ کو اللہ تعالیٰ نے متعدد معجزات عطا کیے جن کو اردو نعت گو شعرا نے بیان کیا ہے۔ ہر نعت گو شاعر کے ہاں عمومی قسم کے بیانیہ اشتراکات میں شق القمر اور معراج کے معجزات ہیں لیکن معدودِ چند ایسے نعت گو شاعر ہیں جنھوں نے کمالاتِ محمدؐ کے بیان کے ضمن میں معجزاتِ رسول کو پوری طرح سے بیان کیا ہے۔ ان معجزات کے بیان سے اردو نعت کے دامن میں موضوعی اور جمالیاتی سطحوں پر گراں قدر اضافہ ہوا ہے۔ معجزات کے بیان سے اشعار کی جمالیاتی سطح اور زیادہ منزہ اور پاکیزہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں وقائع نگاری کا جو رنگ پیدا ہوا ہے، اس نے قاری کے ادبی، علمی، تاریخی، جمالیاتی اور نعتیہ ذوق کی تسکین میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

References

[1] Agha Ashraf, Miraj and Science (Lahore: Al-Faisal Publishers, 2016), 34
[2] Imam Raghib Isfahani, Al-Mufardāt: Bazeel Ujaz, trans. Maulana Amin ur Rehman Qadri (Karachi: Islamia School, 2006), 547
[3] Pyār Muhammad, Bhog Bil (Delhi: Farogh-e-Adab, 1988),47.
[4] Burhanuddin Janam, ed; Dr. Rafia Sultana, Kalamat al-Haqayq (Hyderabad Deccan: Osmania University Press, 1961), 23
[5] Amir Mināi, Khayaban-i-Afrinish (Hyderabad Deccan: Amir-ul-Matabi‘), 254
[6] Mināi, Khayaban-i-Afrinish, 234.
[7] Mināi, Khayaban-i-Afrinish, 654.
[8] Mulana Kifayat Ali kafi, Khyaban-e-Firdous (Delhi: Matba‘ Ahmed, 1906), 33.
[9] Bedam Warsi, Kulliyat-e-Bedam Warsi (Lahore: Abdullah Academy, 2012), 36.
[10] Warsi, Kulliyat-e-Bedam Warsi, 77
[11] Mawlānā Zafar Alī khān, Kuliyat-e- Mawlānā Zafar Alī Khān (Lahore: Al-Faisal nāshrān, 2011), 38
[12] Warsi, Kulliyat-e-Bedam Warsi, 56.
[13] Mulana Altaf Hussain Hali (Karachi: Fazli centre Limited, 1999), 34
[14] Allama Dr. Muhammad Iqbal, Kulliyāt-e-Iqbal (Lahore: Iqbal Academy, 2016), 456.
[15] Hijazi, Arfa‘ Zāt Muhammad Ki ,66.
[16] Hijazi, Arfa‘ Zāt Muhammad Ki, 48.
[17] Hafeez Taib, Sallu Alaihi wa Ālihi (Lahore: Majeed Publishers, 2015), 103
[18] Taib, Sallu Alaihi wa Ālihi, 121.
[19] Imam Busairī, trans; Muhammad Noor Bakhsh Tawakli, Sharh Qaseedah Burda (Lahore: Akbar Booksellers, 2018), 154